حضرت مولانا الحاج مفتی جناب مولوی شاہ محمد امین صاحب دام ظلہم العالی

اور

مسٹر ابوالکلام آزاد سے

۱۴ رجب ۱۳۳۹ھ کو اندرون جلسہ جمعیۃ العلماء بریلی میں ہوا

مسمّٰی بہ

# روداد مناظرہ

مرتبہ

شعبہ علمیہ جماعت رضائے مصطفےٰ اعلیہ افضل الصلاۃ والثنا بریلی

خانقاہ عالیہ رضویہ

جسکو

ارکین جماعت مسلمہ نے بہتمام سید انتظام علی ناظم بریلی

بقید مقام

# روداد مناظرہ

## جناب مولٰنا مولوی سید سلیمن اشرف صاحب و مولوی ابوالکلام آزاد صاحب

## مندرون جلسہ جمعیۃ العلما بتاریخ رجب ۱۳۳۹ھ بمقام بریلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جمعیۃ العلما کی جانب سے جلسہ بریلی کے اعلان کے لئے متعدد اشتہار شائع کیے جن میں مخالفین پر اتمام حجت کیا جانا اپنا مقصد ظاہر کیا۔ جماعت رضائے مصطفےٰ کی طرف سے اوس کے صدر شعبہ علمی نے ۱۰ رجب روز دوشنبہ کو ایک اعلان مناظرہ بنام اتمام حجت تا مہ مشتمل سوالات پر شائع کیا اور ایک معزز وفد کے ہاتھ یہ مطبوع اعلان ناظم جمعیۃ العلما کے پاس بھیجدیا وفد کی تمام کارگزاریاں اشتہار عنوانی (معززین اہلسنت کی توجہ ضرور ہے) میں ۱۲ رجب کو شائع ہوچکیں اسمیں بھی طلب مناظرہ کا شدید تقاضا تھا جب متواتر مطبوعہ تقاضوں پر اودھر سے صدائے برخاست تو ۱۳ رجب کو بوقت صبح پھر ایک خط بطلب مناظرہ وتعیین وقت مولٰنا مولوی ظفرالدین صاحب مولٰنا مولوی امجد علیصاحب۔ مولٰنا مولوی حسنین رضاخانصاحب صدر جمعیۃ العلما مولوی ابوالکلام صاحب آزاد وعبدالماجد صاحب بدایونی ناظم جمعیت کے نام جلسہ عام میں بھیجا اسوقت مولٰنا مولوی سید سلیمن اشرف صاحب بھی تشریف لے آئے تھے اونھوں نے بھی طلب مناظرہ میں اپنے دستخط فرمادیے پھر سفیر خط بھیجا جس کا ذکر آگے آتا ہے اس خط جماعت کا بھی جواب اون لوگوں نے نہ دے سکتے تھے نہ دیا مگر یہ مناظرہ کا جو تھا مطالبہ تھا جسکا جواب ۱۴ کی شب میں مولوی ابوالکلام صاحب صدر کی ایک عجیب تحریر آئی جسمیں اتمام

عجب نامہ کے ستر سوالات کے جواب دینے سے صاف اعراض اور قطعی گریز کرتے ہوئے اپنی طرف سے ایک جدید فرضی و اختراعی مورد بحث مسئلہ تحفظ و صیانت خلافت اسلامیہ و ترک موالات و اعانت اعداء محاربین اسلام وغیرہ ایجاد کر کے اعلیحضرت قبلہ سے مناظرہ طلب کیا۔ ان امور کو محل نزاع ٹھہرانا محض بے بنیاد اور غلط و باطل صریح مغالطہ تھا اعلیحضرت کی متعدد تحریرین آٹھ سال سے اب تک شائع ہوتی رہیں جنمیں تحفظ و صیانت مملکت اسلامیہ و مقامات مقدسہ کو ہر مسلمان کے لیے فرض و ضروری اور موالات و اعانت جملہ مشرکین و کفار کو ممنوع و حرام بلکہ منجر بکفر بتایا ہے لہذا یہ مسائل کسی طرح بحث کی صلاحیت نہ رکھتے تھے امور بحث طلب وہی تھے جنسے مولوی ابوالکلام صاحب نے اعراض کیا اور تحفظ و صیانت غیر مختلف فیہ مسائل کو اپنے گریز کا پردہ بنایا دوسری پہلو تہی یہ کی کہ حضرت امام اہلسنت پر مناظرہ ٹالا اور حضرات اربعہ جو طالب مناظرہ ہوئے اونکے مناظرہ سے مونھ چھپایا حالانکہ اون کے اعلانوں میں عام مخالفین کا ذکر تھا مولوی ابوالکلام کا بحث بدلنا امور غیر متنازع فیہ میں مناظرہ چاہنا امور متنازع فیہ سے قطعاً اعراض کرنا مناظرین سے مونھ چھپانا ہر ناگفتنی حیلہ سے مناظرہ ٹالنا قابل ملاحظہ ہے مولوی ابوالکلام صاحب کی مشہور زباں زوری سے یہ حرکات بہت تعجب نہ ہوتیں مگر درحقیقت اونکی کمزوری اس پر اونھیں مجبور کر رہی تھی پھر بھی مناظرین نے اونکی کسی پہلو تہی پر خیال نفرما کر اپنی کوشش تحقیق حق کو غیر متزلزل رکھا اور اسیوقت دو خط بھیجے ایک جماعت مناظرین اصحاب اربعہ نے دوسرا خاص جناب مولنا مولوی سید سلیمان اشرف صاحب بہاری نے مولوی عبدالماجد بدایونی ناظم جمعیۃ العلما اور مولوی عبدالودود صاحب سکرٹری کمیٹی استقبالی کے نام اپنے مناظرہ کا۔ جماعت کے خط کا مولوی ابوالکلام صاحب نے پھر کوئی جواب ندیا نہ جب نہ آجتک اور بعونہ تعالے قیامت تک نہیں دیسکتے ہاں مولوی سید سلیمان اشرف صاحب کو اونکے خط کا جواب عبدالودود صاحب نے یہ دیا کہ ہر کس و ناکس سے نزاع و مخاصمہ کرنا خدام ملت کے نزدیک بے نتیجہ اور بے سود ہے اور وہی گریز جو مولوی ابوالکلام صاحب نے کی تھی اس خط کا جواب ۱۴ رجب وقت صبح مولوی سید سلیمان اشرف نے یہ دیا کہ جلسہ جمعیۃ العلما منعقدہ بریلی کا رقعۂ دعوت فقیر کے پاس بھیجا فقیر نے شرکت سے قبل امر مابہ النزاع کا تصفیہ چاہا آنجناب

اس بے بضاعت کو ناکس قرار دیکر گفتگو سے اعراض فرماتے ہیں امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ سے طالب مناظرہ ہوتے ہیں انصاف شرط ہے کہ رقعۂ دعوت فقیر کے پاس بلا واسطہ بھیجا جائے اور گفتگو کی جب نوبت آئے تو اوسے کس وناکس کہا جائے اوس کے احقاق حق کو نزاع ومخاصمہ قرار دیا جائے کیا یہی شیوۂ خدام ملت ہے آخر میں نہایت ادب سے گزارش ہے کہ براہ کرم قبل نماز جمعہ فقیر کو اپنے جلسے میں بحیثیت سائل حاضر ہونے کی اجازت عطا فرمائیں جماعت مناظرین اصحاب اربعہ نے مولوی ابوالکلام صاحب کو پھر تقاضائے جواب چھٹی بار طلب مناظرہ وتعیین وقت کا اور خط بھیجا۔ جماعت کے اس خط کا اونھوں نے حسب دستور کوئی جواب ندیا البتہ مولوی سید سلیمان اشرف صاحب کو جوابی تحریر دی جسمیں وہی گریز اختیار کی اور امور غیر متنازع فیہا کا مورد بحث ہونا شرط مناظرہ قرار دیا اور امور متنازع فیہا حضروری البحث واصل نشاء خلافت میں مناظرہ سے یہ کہکر صاف انکار کر دیا کہ ان امور (غیر متنازعہ) کے علاوہ فی الحال دوسرے مباحث سے اس مناظرہ کو کچھ علاقہ نہوگا۔ یہ حیلہ حوالہ اور ٹال مٹول دیکھکر بھی کیا یہ واضح ہوجانے میں کوئی کسر رہگئی تھی کہ جمعیۃ العلما کے ارباب اقتدار اپنی اور کارکنان خلافت کمیٹی کے ضلالات وبطالات میں مناظرہ سے عاجز ہیں صرف حیلہ حوالہ نکالکر وقت گزارنا مقصود ہے۔ تاہم مسلمانوں کی ہدایت اور اتمام حجت کیلئے مولنا سید سلیمان اشرف صاحب اپنے انفرادی خط کی بنا پر اور مناظرین خدام آستانۂ رضویہ اپنے مطالبۂ پنج یوم کامل کی بنا پر مناظرہ کے لئے جمعیۃ العلما کے پنڈال میں بعد شام بہت شان وشوکت کے ساتھ پہنچے ہزاروں مسلمان اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتے اور آگے آگے نعت خواں نعت شریف پڑھتے ہمراہ تھے یہ جماعت کی طرف سے مناظرہ کا ساتواں مطالبہ تھا معتمدین جلسہ جمعیۃ العلما نے علمائے کرام کو نہایت احترام واحتشام کیساتھ لیجاکر اپنے مقام صدر پر بٹھایا مولوی احمد سعید دہلوی تقریر کر رہے تھے اونھوں نے اپنی تقریر میں اپنی پوری کوشش مجمع کو اپنے موافق جوش دلانے میں صرف کردی تاکہ ہمارے مناظرین کی تقریروں سے عوام کچھ اثر نہ لیں تقریر ختم ہونے پر مولانا سید سلیمان اشرف صاحب کو صدر جلسہ مولوی ابوالکلام صاحب نے ۳۰ منٹ کا وقت دیا لیکن اصحاب اربعہ مناظرین جماعت رضائے مصطفےٰ کو وقت نہ دیا گیا مولوی سید سلیمان اشرف صاحب نے یوں تقریر شروع کی حضرات

فقیر کی حاضری کی غایت اور خطاب کا مقصد صرف اسقدر ہے کہ نہایت وضاحت اور صراحت سے امر مابہ الاتفاق اور مابہ الاختلاف کو آپ حضرات کے سامنے پیش کر دوں۔

مسئلہ خلافت و تحفظ و صیانت اماکن مقدسہ اور ترک موالات یہ وہ مسائل ہیں جنہیں نہ صرف یہ فقیر بلکہ تمام علمائے کرام نہیں بلکہ تمام عامہ مسلمین ہندیہ متفق اللسان ہیں۔ ترکوں کی خلافت یعنی قوت دفاعی بایک امر مسلم ہے خدمت حرمین شریفین ہر مسلمان پر فرض کفایہ ہے نیز محافظت حرمین شریفین بھی ہر مسلمان پر فرض کفایہ ہے سلطنت ترکی علاوہ ازیں کہ اسلام کی قوت دفاعی ہے ہم مسلمانوں کی طرف سے ان دونوں کے فریضہ کی انجام دینے والی ہے۔ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے انصر اخاک ظالما او مظلوما یعنی اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرو عام ازیں کہ وہ ظالم ہو یا مظلوم صحابہ کرام نے عرض کیا کہ مظلوم کی اعانت تو ظاہر ہے لیکن ظالم بھائیوں کی کیونکر مدد کریں فرمایا ظالم کا ہاتھ ظلم سے روکو یہ اوس کی اعانت ہے پس جبکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی مدد پر مامور ہو تو پھر سلطان اسلام اور سلطنت اسلام کی نصرت و اعانت کی اہمیت کا اسی سے اندازہ کر لیا جائے سلطنت ترکی ہماری دینی بھائی اوس پر اسلامی سلطنت اوس پر اسلام کی قوت دفاعی پھر حرمین شریفین کی خادم و محافظ بس اونکی اعانت اور نصرت نہ صرف مسلمانانِ ہند بلکہ تمام مسلمانانِ عالم پر بقدر استطاعت فرض ہے۔

حاضرین جلسہ۔ یہ وہ مسائل شرعیہ ہیں جسے نہیں صرف اسوقت بیان کر رہا ہوں بلکہ آج سے دس برس پیشتر فقیر نے کہا لکھا چھاپا ملک میں شائع کیا۔ میرا و نیز دیگر علمائے اہلسنت و جماعت کا آپ سے اختلاف اس مسئلہ میں ہرگز نہیں ہاں اختلاف اسمیں ہے کہ آپ ہندوؤں سے موالات برتتے ہیں اور مسلمانوں کو حرام و کفریات کا مرتکب بناتے ہیں۔ تفصیل اسکی یہ ہے موالات ہر نصرانی و یہودی سے ہر حال میں حرام اور قطعی حرام یا یھا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود والنصاری الآیہ۔ نصرانی اور یہودی خواہ فریق محارب ہوں یا غیر محارب یا غیر محارب مطلقاً موالات اون سے حرام اور مطلقاً حرام۔

ہر کافر سے موالات حرام خواہ محارب ہو یا غیر محارب لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء آپ حضرات انگریزوں سے تو موالات حرام بتاتے ہیں اور کافروں سے موالات نہ صرف

جائز بلکہ عین حکم الٰہی کی تعمیل بتاتے ہیں۔ دلیل میں سورۂ ممتحنہ کی آیت کا یفصلکم اللہ الآیہ پیش فرماتے ہیں کیا یہ کھلی تحریف نہیں آیت کریمہ میں کافر غیر محارب کے ساتھ اجازت بر و اقساط کی ہے نہ کہ موالات کی یعنی محبت و اتحاد و خلوص و اخلاص جو آپ برت رہے ہیں براہ کرم آپ کسی مفسر کسی محدث کسی فقیہ کا قول اس ثبوت میں پیش فرماویں کہ بر و اقساط موالات کے مرادف ہے یا یہ ثابت کیجئے کہ سورہ ممتحنہ کی یہ آیت ناسخ ہے اون آیات متعددہ کثیرہ کی جنہیں مطلقاً ہر کافر و بیدین سے موالات کو منع فرمایا گیا ہے لفظ ولا اور تولی جبکہ کلام پاک میں بکثرت جا بجا نازل ہوا پھر اس لفظ کا مفہوم و مصداق کیا علمائے مفسرین نے بیان نہیں فرمایا جو کچھ علمائے دین نے اپنی تحقیقات سے موالات کے معنی بیان کئے ہیں اوس پر عمل پیرا ہوجئے نہ یہ کہ اپنی طرف سے ایک معنی ایجاد کیجئے ہمیں بتایا جائے کہ اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں کسنے سورہ ممتحنہ کی آیت کو ناسخ قرار دیا کسنے بر و اقساط کو مرادف موالات کہا آپ حضرات نے بر و اقساط کو موالات کا مرادف قرار دیتے ہوئے بیشمار اقوال و افعال کفر و حرام کا ارتکاب کیا اور مسلمانوں کو اوسے عین تعمیل حکم الٰہی بتایا تفصیل اسکی اس آدھ گھنٹہ میں ناممکن تعداد اونکی تقریباً ۷۰ چند باتیں محض بطور مثال کے پیش کرتا ہوں سب سے پہلے جلسہ خلافت کا دہلی میں منعقد ہوتا ہے مسٹر گاندھی اس جلسہ کے پریزیڈنٹ ہوتے ہیں مولوی عبد الباری صاحب اشتہار تشکر و امتنان میں اسکا اعلان فرماتے ہیں کہ مسٹر گاندھی کی تقریر سے یہاں تک متاثر ہوا ہوں کہ میں نے گائے کی قربانی اپنے یہاں سے اوٹھادی پھر اسی قربانی کے مسئلہ کے لئے حدیث شریف میں تحریف ہوئی براہ کرم ارشاد ہو کہ انگریزوں سے ترک موالات کیا اسی کا مستلزم تھا کہ مسلمانوں کی صدیوں کا حق ملکی اور مذہبی اسطرح قربان کر دیا جائے مولوی عبد الباری صاحب یوں تحریر فرمائیں کہ میں مسٹر گاندھی ہی اونکو اپنا رہنما بنا لیا ہے جو وہ کہتے ہیں وہی کرتا ہوں ؎

عمر یکسہ بآیات و احادیث گذشت　　رفتی و شارت پرستی کردی

کسی کافر کو پیش رو بنانا اور کسی کافر کا پسر و بنابت پرستی پر آیات و احادیث کی عمر کو نچھاور کرنا حرام ہے کفر ہے آپ کے رکن نے بیان کیا اخباروں میں چھپا اور شائع ہوا کہ دوستو

خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو اگر دین نہیں تو دنیا تو ضرور ملجائے گی کیا یہ صریح کفر نہیں حق سبحانہ فرماتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اس آیت پاک میں حق سبحانہ نے جسے رسی دوڑی ارشاد فرمایا ہے کیا اوسے مضبوط پکڑنے کو ارشاد فرمایا ہے تاکہ دنیا ملے دین کھو کر جو دنیا کہ حاصل کیجائے وہ ممنوع ہے ارباب دین کے پاس دنیا خدمتگزاری دین کے لئے ہے نہ کہ دین دنیا کمانے کے لئے آپ نے قشقہ لگایا گاندھی کی جے ایک دو جگہ ایک دو بار نہیں بلکہ بیسیوں جگہ بیسیوں بار پکاری کہ مہاتما گاندھی کی جے جس طرح صلیب علامت تثلیث ہے کیا قشقہ علامت شرک نہیں کیا آپکی غیرت تقاضا کرتی ہے کہ شرک کی علامت قشقہ اپنی پیشانیوں پر لگائیے آپ ہمارے سامنے سمرنا وغیرہ کے مظالم بیان کر کے ہمارے جذبات ابھارتے ہیں مگر کیا ہندوؤں نے آرہ شاہ آباد کٹار پور وغیرہ میں قربانی بند کرنے کے لئے ایسے ہی مظالم نہیں کئے قرآن مجید نہیں پھاڑے۔ عورتوں کی بے حرمتی نہیں کی۔ مسلمانوں کی جانیں نہیں لیں مسجدوں میں بے ادبیاں نہیں کیں۔ آج آپ سبز گنبد کی بے ادبی ہونے سے غیرت دلاتے ہیں مگر کیا آپ کے لئے یہ غیرت کی بات نہیں تھی جبکہ یہ کہکر دربار نبوت و رسالت کی اہانت کی گئی کہ اگر نبوت ختم ہو گئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے۔ آپ نے اسپر کیوں نہ انکار کیا کیوں خاموش رہے۔ ہندوستان میں ہمیں بھی ہندوؤں سے کم رہنے کا حق نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانے میں ہم یہاں آئے اسلامی فوج کے ایک دستہ نے مقام تہانہ پر حملہ کیا دوسرے نے دیبل پر اور اسوقت میں ہمنے اپنے خون بہا کر ہندوستان میں رہنے کا حق حاصل کیا ہم اور ہندوؤں ہندوستان کے ملکی مفاد سے تعلق رکھتے ہیں اور اس[1] مفاد ملکی کے حصول کے لئے ہندو ہمارے ساتھ ملکر کوشش کر سکتے ہیں۔ آپ ملکی مفاد اور بہبود کے لئے ملکر کوشش کیجئے۔ مگر جہاں سے مذہبی حدود آئیں مسلمان الگ اور ہندو الگ۔ ہم اپنے مذہب میں ہندوؤں سے اتحاد نہیں کر سکتے غرض مقامات مقدسہ و خلافت اسلامیہ کے مسائل میں ہمیں خلاف نہیں ہندوستان کے مفاد کی کوشش کیجئے اس سے ہمیں خلاف نہیں، خلاف اون حرکات سے ہے جو آپ لوگ منافی و مخالف دین کر رہے ہیں ان حرکات کو دور کر دیجئے ان سے باز آئے انکی روک تھام کیجئے عوام کو ان سے باز رکھئے تو

[1] اس فقرے سے کہ اتفاق نہیں ہوا مفاد ملکی کے حصول کے لئے ہندو ہمارے ساتھ ملکر کوشش کر سکتے ہیں۔ آپ کی ہندو سے ہندوؤں کو ہی اتفاق ہوا

خلافت اسلامیہ و ممالک مقدسہ کی حفاظت ہندوستان کی ملکی سعادت کی کوششیں ہم بھی آپکے ساتھ ملکر کرنے کو تیار ہیں"

جناب مولوی سید سلیمان اشرف صاحب کی اس تقریر کے بعد ابوالکلام صاحب کھڑے ہوئے اور یہ تقریر کی کہ مجھے مولوی سلیمان اشرف صاحب اپنے دوست قدیمی کے اگرچہ اب وہ مجھے فراموش کر چکے ہوں گے اس طرح سنجیدگی و صفائی سے اپنے امور مابہ النزاع ظاہر کرنے سے بہت مسرت ہے۔ مگر مجھے ثابت ہو گیا کہ ہمارے دوست کو غلط فہمی ہوئی ہے اور جناب مولوی سلیمان اشرف صاحب پر دو الزام قائم کئے ایک بسبب حجرہ نشینی واقعات سے بیخبری کا۔ دوسرے بے تحقیق و تفتیش حال محض اخبار پر مواخذات کی بنا کرنے کا جسکی مثال میں خود اپنی نسبت یہ واقعہ بیان کیا کہ لوگوں نے یہ خبر اڑائی ہے کہ میں نے ناگپور کے خلافت کمیٹ میں نماز جمعہ کے خطبہ اولی میں مسٹر گاندھی کی تعریفیں ستودہ صفات جستہ ذات وغیرہ الفاظ کہے حالانکہ یہ محض افترا ہے مجھپر اور کہا کہ یہاں کسنے تشقے کی اجازت دی۔ کسنے[۱] مہاتما گاندھی کی جے پکارنے کو کہا۔ بلکہ میں خود تو مہاتما کے یہ معنی تک نہیں جانتا کہ وہ کوئی تعظیم کا لفظ ہے۔ بلکہ یہ سمجھتا تھا کہ ہندوؤں کے کچھ لقب وغیرہ ہوتے ہیں جو اون کے ناموں کے جزء سے ہو جاتے ہیں لوگ اوسے مہاتما کا تفوہ و تکلم معنی تعظیمی کو ملحوظ رکھکر نہیں کرتے ہمارے یہاں کے کس ذمہ دار شخص نے کہا کہ اگر نبوت ختم نہ ہو گئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے۔ یہ کفر کا کلمہ کون مسلمان کہہ سکتا ہے اور جے تشقہ وغیرہ حرکات مخالف دین پر ہم سخت نفرین کرتے اور برا جانتے ہیں ہرگز ہمنے انکی اجازت نہیں دی بلکہ شوکت علی کے تلک کی ارتھی کو کاندھا دینے کی خبر مجھے نکلتے میں ہوئی تو میں بذریعہ تار اون کو تلقین توجہ کی پھر[۲] ہم پر عوام کی حرکات سے کیا الزام جبکہ نہ خود ہمارے یہاں کے ذمہ دار اشخاص اونھیں کرتے ہیں نہ عوام کے لئے اونھیں روا رکھتے ہیں۔ نفس مولات تمام کفار سے خواہ وہ حربی ہوں یا غیر حربی یقیناً[۳] حرام اور ممنوع ہے اور ہم کب اسے جائز بتاتے ہیں ہاں ہم خادمان ملت مقاصد صالحہ حمایت سلطنت و مقامات مقدسہ کے لئے ہنود سے ایسی صلح جس سے ہمارے دین میں مداہنت نہیں ہوتی اور وہ خود اس پر آمادگی ظاہر کرتے ہیں جائز جانتے ہیں قربانی گاؤ کے متعلق مواخذۂ مولانا سلیمان اشرف صاحب سے ابوالکلام صاحب خاموش گزرے

---

[۱] ہم نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ جب مولوی عبدالباری صاحب اور تمام اکابر کی تقریریں حرام قطعی کو حلال بتلانے والی ہوئیں تو مولوی ابوالکلام صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ مہاتما گاندھی کی جے پکارنے کو کہا گیا ہے اور ہم اسکو حرام قطعی سمجھتے ہیں اور ہم اسکی اجازت نہیں دیتے اور ہم اسکو حرام قطعی سمجھتے ہیں اور ہم اسکی اجازت نہیں دیتے اور ہم اسکو حرام قطعی سمجھتے ہیں اور ہم اسکی اجازت نہیں دیتے (مدیر)

[۲] ہم نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ جب مولوی عبدالباری صاحب اور تمام اکابر کی تقریریں حرام قطعی کو حلال بتلانے والی ہوئیں تو مولوی ابوالکلام صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ مہاتما گاندھی کی جے پکارنے کو کہا گیا ہے اور ہم اسکو حرام قطعی سمجھتے ہیں اور ہم اسکی اجازت نہیں دیتے اور ہم اسکو حرام قطعی سمجھتے ہیں اور ہم اسکی اجازت نہیں دیتے اور ہم اسکو حرام قطعی سمجھتے ہیں اور ہم اسکی اجازت نہیں دیتے (مدیر)

[۳] مولانا آزاد حسب اپنی اور مولوی عبدالباری صاحب اور تمام اکابر کی تقریریں حرام قطعی کو حلال بتلانے خود اپنے رسالہ خلافت ص۱۳ پر فرماتے ہیں اسلام کا

اور مولوی عبد الباری صاحب کے خط کے متعلق کہا کہ وہ صوفیانہ رنگ میں لکھا گیا ہے لیکن ہم اس سے قطع نظر کرکے بھی کہتے ہیں کہ کوئی غیر مسلم کسی مسلم کا ہرگز پیشوا و رہنما نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں کی پیشوائی و رہنمائی ایک ذات حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اور اونکی نیابت سے علما کے لئے ہے۔ میں صاف کہتا ہوں کہ ہمارے ہندو بھائی بائیس کروڑ ہیں اگر وہ بائیسوں کروڑ گاندھی ہوں اور مسلمان اونکو اپنا پیشوا بنائیں اور اونکے بھروسہ پر رہیں تو وہ بت پرست ہیں اور گاندھی اونکا بت۔ ابوالکلام کی تقریر کے ختم ہونے پر مولانا برہان الحق صاحب نے فرمایا کہ اخبار زمیندار لاہور کے خلافت کانفرنس ناگپور کے ایک ماہ بعد تک کے پرچے دیکھ لیجئے اونہیں لیڈروں کے جہاں مقولے گنائے ہیں وہاں آپکی نسبت ہے کہ آپ نے کانفرنس کمپ میں خطبہ جمعہ پڑھا اور اوسمیں گاندھی کی تعریف کی جسکے الفاظ مجھے یاد نہیں مگر ماحصل یہ ہے کہ گاندھی کے صفات جمیلہ بیان کئے اسپر ابوالکلام صاحب نے کہا کہ میں نے یہ پرچے نہیں دیکھے اگر اوسمیں ایسا لکھا ہو تو کذب بحت ہے لعنۃ اللہ علی قائلہ۔ مولانا برہان الحق صاحب نے فرمایا آپ یہ تکذیب ہی طبع کرا کر شائع کیجئے نیز اخبار تاج کے حوالے سے کہا کہ آپنے گنگا و جمنا کی سرزمین کو مقدس کہا۔ اس سے بھی ابوالکلام صاحب نے سخت تخاشی کی اور لعنۃ اللہ علی قائلہ کہا۔ اب مولوی سید سلیمان اشرف صاحب جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور تقریر میں فرمایا کہ ابوالکلام صاحب مجھے حجرہ نشینی اور بے خبری کا الزام دیتے اور کہتے ہیں کہ آیات میں تحریف کرکے ہنود سے موالات کس ذمہ دار شخص نے جائز بتائی کیا حکیم اجمل خانصاحب ذمہ دار شخص نہیں پھر اونکا مطبوعہ خطبہ دیکھیے جسکی ہزاروں کاپیاں شائع ہوئیں۔ دہلی کی جمعیۃ العلما میں پڑھا گیا علما کو اوسمیں مخاطب کیا۔ اوسمیں آیۂ ممتحنہ پڑھی اور امام ابن جریر سے اوسکی تفسیر نقل کی اوسمیں تحریف کی اور اوس تحریف کی بنا پر علما کو مخاطب کرکے کہا کہ کیا اب بھی اس آیت میں ہنود سے موالات کا اثبات نہیں ہوا اگر اب بھی کوئی شخص نہیں سمجھتا تو خدا اوسکو سمجھا دیگا حضرات علما نے یہ تحریر سنی اور سکوت کیا تو وہ سب ذمہ دار ہوئے آپ کہتے ہیں کہ قشقہ وغیرہ حرکات کی ہمنے کب اجازت دی مگر آپنے عوام کے سامنے ہنود سے اتحاد کو کیوں اسطرح مفصل و مشرح کرکے نہیں پیش کیا کہ ان امور میں اتحاد کرو اور ان امور

میں الگ رہو آپنے انکے سامنے مجمل صورت میں اتحاد پیش کیا جس سے وہ ان حرکات میں مبتلا ہوئے پھر آپ ان حرکات کی ذمہ داری سے کیسے الگ ہوسکتے ہیں مسلمانوں نے ہوئی کھیلی۔ صبغۃ اللہ کو چھوڑ کر ہولی کا رنگ اختیار کیا آپنے کیوں نہ اونھیں اس سے تاکید باز رہنے کی کی تو کیا آپکا سکوت آپ پر ذمہ واری نہیں ڈالتا نحو واپ کے شہر بریلی میں گاندھی کو سپاسنامہ پیش کیا گیا جسمیں گاندھی کی نسبت کہا گیا ع خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست

کیا آپ حضرات نے اسپر کچھ انکار کیا آپکا یہ سکوت آپ پر الزام نہیں لاتا مولوی عبدالباری صاحب بڑے ذمہ دار عالم اپنے خطبہ میں آپنے آپکو مسلہ دینی میں پس رو گاندھی لکھتے ہیں جو گاندھی کہیں اوسی پر اپنے آپکو عمل پیرا بتاتے ہیں قرآن و حدیث کی تمام عبارتیں نثار کرتے ہیں آپ ایک دو لفظ میں اونکے تاویل کریں گے خط کا خط کیسے تاویل کریں گے **ابوالکلام صاحب ان سب الزامات پر خاموش رہے** مولوی سید سلیمان اشرف صاحب نے اسی دوران میں عبدالماجد صاحب بدایونی کے شانہ پر ہاتھ رکھکر بہت بلند آواز سے یہ الفاظ کہے کہ کہو یار تمھاری بھی کہدیں تمنے گاندھی کو کہا کہ خدا نے انکو مذکر بنا کر بھیجا ہے یہ کفر ہے **عبدالماجد صاحب اس پر خاموش رہے**۔ اسکے بعد مولوی صاحب نے اپنی تقریر کو اسپر ختم کیا کہ اگر آپ لوگ اپنی تمام منافی دین حرکات کو چھوڑ دینگے انسے اپنی بیزاری ظاہر کردیں گے تو ہم خدمت وحفاظت مقامات مقدسہ وخلافت اسلامیہ میں آپ کے ساتھ ہیں۔ ابوالکلام صاحب نے وعدہ کیا کہ جلسہ کی روئداد میں یہ سب شائع کردیا جائے گا۔

اسکے بعد جناب مولانا مولوی حامد رضا خاں صاحب نے فرمایا کہ حرمین شریفین و مقامات مقدسہ و ممالک اسلامیہ کی حفاظت و خدمت ہمارے نزدیک ہر مسلمان پر بقدر وسعت و طاقت **فرض ہے** اسمیں ہمیں خلاف نہ ہو نہ تھا۔ اسیطرح سلطان اسلام و جماعت اسلامی کی خیر خواہی میں ہمیں کچھ کلام نہ ہے نہ تھا۔ تمام کفار و مشرکین و نصاریٰ و یہود و مرتدین وغیرہم سے ترک موالات ہم ہمیشہ سے ضروری و فرض جانتے ہیں۔ ہمیں خلاف آپ حضرات کی اون خلاف شرع و خلاف اسلام حرکات سے ہے جنمیں سے کچھ مولوی سید سلیمان اشرف صاحب نے بیان کیں اور جن کے متعلق جماعت کے ستر سوال بنام اتمام حجت نامہ آپکو پہنچے ہوئے ہیں اون کے جواب دیجئے جبتک آپ اون تمام حرکات سے اپنی رجوع نہ شائع کردیں گے اور اونسے عہدہ برا نہ ہولیں گے ہم آپ سے علیحدہ ہیں اور اوسکے بعد

خدمت وحفاظت حرمین شریفین ومقامات مقدسہ وممالک اسلامیہ میں ہم آپ کے ساتھ مل کر جائز کوشش کرنے کو تیار ہیں مولوی ابوالکلام صاحب خاموش رہے اور تمام جمعیت تامہ کا نام سنکر ایسا اوڑ اگئے گویا سنا ہی نہیں۔ اسی ضمن میں مولانا مولوی حامد رضا خاں صاحب نے خود مولوی ابوالکلام صاحب سے بالخصوص مخاطبہ فرما کر یہ جو کہا کہ "حضرت آپکو بھی تو اپنی حرکات سے توبہ کرنا ہے" اس پر ابوالکلام صاحب نے کہا کہ میری کیا حرکات ہیں مولوی حامد رضا خاں صاحب نے فرمایا کہ آپنے خطبہ جمعہ میں گاندھی کی تعریف پڑھی۔ ابوالکلام صاحب نے اس سے سخت انکار کیا اور کہا کہ میری طرف یہ نسبت کذب ہے۔ اس کے بعد مرتضی حسن دربھنگی نے اپنی تقریر شروع کی جسمیں مولوی سلیمان اشرف صاحب اور جماعت خدام آستانۂ رضویہ پر یہ الزام اپنی شکایت کہکر لگایا کہ انھوں نے خدمت وحفاظت مقامات مقدسہ وممالک اسلامیہ سے اتفاق رکھتے ہوئے پھر بھی عملاً کیا خدمت انجام دی۔ دربھنگی صاحب کی اثناء تقریر میں مولوی عبدالماجد وعبدالودود صاحبان نے اس الزام پر خاص جماعت بریلی کی نسبت زور دیا۔ مولوی سید سلیمان اشرف صاحب نے ابوالکلام صاحب سے کہا کہ جناب اس کا جواب ہوگا۔ اور میں نہیں آپکو ہی دینا ہوگا۔ ابوالکلام صاحب نے اولاً جواب کی اجازت دینے میں کچھ گفتگو کی مگر مولوی سلیمان اشرف صاحب کے معقول کر دینے پر دربھنگی صاحب کی تقریر ختم ہونے پر کھڑے ہو کر اپنی تقریر میں مولوی سید سلیمان اشرف صاحب کی دربھنگی صاحب کے قائم کردہ الزام مذکورہ بالا سے اپنے ذاتی علم کی بنا پر کامل برأت ظاہر کی۔

جناب مولانا مولوی حامد رضا خاں صاحب نے جماعت پر سے اس الزام کے دفع کے لئے ابوالکلام صاحب سے وقت چاہا مگر انھوں نے ندیا اور اپنے جلسہ کی کارروائی شروع کر دی یہ ہے وہ جو واقع ہوا اب جمعیت والوں کی حمیت دیکھئے اپنے اخیر دن اپنے اوس رقعہ کی نقل جو الحضرت کے

---

لہ حالانکہ یہ اخبار مشرق میں شائع اور مولوی عبدالباری صاحب پر سوالاً وارد ہونے کے علاوہ خود اون کے رکن رکین جناب مولوی احمد مختار صاحب صدیقی میرٹھی کی عینی شہادت ہے جسے وہ اپنے مضمون اظہار حق میں دیدہ سکندری والسواد الاعظم میں شائع فرما چکے ابوالکلام صاحب ہر جگہ کانوں پر ہاتھ دھرنے سے کام لیتے ہیں یہی برأت ہو تو نہ کبھی کسی چور پر چوری ثابت ہو سکے نہ کسی مجرم پر جرم ۱۲ منہ

حضور محض جان بچانے کو بھیجا تھا چھاپ دی اور رات ہی میں جو اوس کا دندان شکن جواب گیا تھا چھپا لیا کہ کوئی جانے انھوں نے تو تحریر بھیجی اودھر سے جواب نہ آیا۔ اب ہم اوس جواب کو درج کرتے ہیں مسلمانان اہل انصاف خود ملاحظہ فرما کر خدا لگتی کہدینگے کہ جمعیت والوں نے کس کس مکر و حیلہ کی آڑ لیکر مناظرہ سے گریز فرمائی۔ یہ تحریری ثبوت ہیں اور خطوں کی رسیدیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ زبانی بکنے کو ہر شخص جو چاہے بک سکتا ہے۔

# نقل خط جماعت جو بجواب رقعہ حیلہ بقعہ مولوی ابوالکلام صاحب گیا اور ابتک لاجواب ہے اونھون نے بکمال حیا اپنا رقعہ چلتے وقت چھاپا اور لاجواب

# جواب کو چھپایا مسلمانو وہ جواب یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب مسٹر ابوالکلام صاحب آزاد

بارے آج چوتھے دن شب کے آٹھ بجے کے بعد آپکا ایک خط آیا بچاؤ کی تدبیر تو کسی نے اچھی سوجھائی کہ وہ کفریات وضلالات و وبالات جو آپ حضرات برت رہے ہیں اور جن پر اعتراض ہے اور جو وجہ خلاف ہیں اون سب کو یکسر بالائے طاق رکھیے اور جن باتوں کی خود ادھر سے بار بار تصریح چھپ چکی اون میں مناظرہ چاہیے۔ کسنے کہا تھا کہ سلطنت اسلامیہ اور اماکن مقدسہ کی حفاظت بُری ہے کیا فرمان اقدس میں طبع ہوا کہ سلطنت اسلام کی خیر خواہی ہر مسلمان پر فرض ہے کون مسلمان ہوگا کہ اماکن مقدسہ کی حفاظت نہ چاہیگا۔ کیا دربارہ سکندری والسواد الاعظم میں اعلیٰحضرت کا ارشاد نہ چھپا کہ سلطان اسلام کی کفار سے جب جنگ ہو مسلمانوں پر حسب استطاعت اوسکی امداد فرض ہے استطاعت سے زیادہ نہیں اسیطرح اماکن مقدسہ کی حفاظت علی حسب الوسعہ

فرض ہے۔ کہا یہ تھا کہ جو طریقے اسمیں آپ حضرات برت رہے ہیں وہ کفر وضلال ووبال ذکال ہیں اس کا اگر آپ اقرار کرلیں تو مناظرہ ختم ہوگیا یہی ہمارا مدعا تھا۔ اب آشنا رہا کہ اون کفروں ضلالتوں بالوں سے صاف توبہ چھاپ دیجئے اور ہنڈوں وہابیوں دیوبندیوں سے بالکل قطع کرکے تحفظ سلطنت اسلامیہ وامکان مقدسہ کی جائز ومکن تدبیریں کیجئے ہم آپ کے ساتھ ہیں اور اگر اپنی اون باتوں کا کفر وضلال ووبال ہونا قبول نہیں تو اسی میں خلاف ہے اسی پر مناظرہ ہے۔ اتمام حجت نامہ کے سوا بھی اسی پر ہیں اوکا جواب لینے کو ہمیں اپنے جلسہ میں آنے دیجئے وقت بتائے آپ کے اعلانوں میں تو مطلق مخالفین پر جلسہ میں اتمام حجت کا وعدہ تھا ہم بھی مخالف ہیں اعلام کہکر موقعہ نہ چھپائیے اور یہ اوس سے بھی بڑھکر کہی کہ ترک موالات واعانت اعدائے محاربین اسلام میں خلاف اے سبحن اللہ یہی تو ہم کہہ رہے ہیں کہ آپ صاحبوں نے قرآن کریم کو پس پشت ڈالا وغمنانِ خدا سے موالات اتحاد خلوص اخلاص کی ٹھہرائی ادھر سے کس غیر مسلم کی موالات کو کہا گیا آپ تو محاربین کی قید گڑھتے ہیں اور ہم ہر کافر سے موالات مطلقاً حرام بتاتے ہیں۔ کیا الجمۃ المؤتمنہ صفحہ ۱۴ میں صاف تصریح نہیں کہ

موالات مطلقاً ہر کافر سے حرام ہے اگرچہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی ہو۔ سبحن اللہ اپنے قصور کا دوسرے پر الزام۔ مہربانا تحقیق حق اس بدلنے مچلنے سے نہیں ہوتی نہ آپ ہم سے موئہ پھیر سکتے ہیں کہ آپکے اعلان عام تھے کسی خاص کا نام نہ تھا نہ جلسے میں ہمارے مناظرے کو روک سکتے ہیں کہ جلسہ میں اتمام حجت چھاپا تھا نہ آپ اپنے کفریات وضلالات کو کہ وہی بنائے مخاصمت ہیں چھپا کر کوئی متفق علیہ بات مناظرے کے لئے پیش کرسکتے ہیں اسکی نظیر تو یہی ہوگی کہ کسی پادری سے تین خدا ماننے مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا جاننے وغیرہا کفروں پر مسلمان مناظرہ طلب کریں وہ جان بچانے کو کہے کرسناہی کہ آپ لوگ نبوت مسیح کے منکر ہیں اسمیں مناظرہ کریجئے۔ کیا اوس سے نہ کہا جائے گا۔ کہ او مناظرہ سے بھاگنے والے اور اولٹی ہانک ہانکنے والے نبوت مسیح سے کسے انکار تھا جن باتوں پر مناظرہ طلب تھا تو اونکو صاف اوڑائے اور ایک متفق علیہ بات پر مناظرہ گالے۔ کیوں جناب کیا اوسکے لئے بنے ہوئے پاگل سے بہتر کوئی اور لقب تجویز کیجئے گا۔ اعلحضرت بھی اگر اوس عیار پادری کو موئہ لگانیکے قابل جانتے تو اون خلافیات پر مناظرہ فرماتے یا نبوت مسیح پر کہو اگر رقعہ بازیوں سے وقت ٹالنا اور تشریف لیجانا ہو تو ویسے ہی کہدیجئے ورنہ غور فرمائیے ہماری مطبوعہ گزارش قبول کرکے ہمیں وقت دیجئے یا لکھدیجئے کہ ہم

اپنے اعلانوں کو استعفا دیتے اور اتمام حجت کے جھوٹے دعوے سے باز آتے ہیں بہتر تو یہ کہ ابھی ورنہ صبح آٹھ بجے تک جواب عطا ہو ورنہ آپکی اجازت بھی جائے گی کہ خود آپ کے مطبوعہ اعلان اجازت عام دے رہے ہیں والسلام علی من اتبع الہدی۔

طالبان مناظرہ

۱۳ رجب ۱۳۳۹ھ

# جماعت مبارکہ نے روز اول ستر سوال کے ساتھ چھاپ دیا تھا

## کہ جواب آپ حضرات کے تحریری دستخطی ہوں زبانی لفظ ہوا میں اوڑ جاتے ہیں مگر آپنے نہ سوالات اتمام حجت نامہ کا نام آنے دیا نہ اصحاب اربعہ طالبان مناظرہ کو وقت دیا نہ زبانی خرچ خرچ کے سوا کوئی رستہ لیا اور نہ آپ اسپر قادر تھے نہ انشاء اللہ العزیز قیامت تک قادر ہوں اور صاحبوں کے ساتھ وہی زبانی تو تو میں میں رکھی جسمیں آپکو جو چاہیں بنا لینے ہوئی جوڑ کر ناواقفوں کو بھا لینے کا موقع رہے اسکا علاج یہ ہے کہ مولوی ابو الکلام صاحب اور عبد الماجد بدایونی صاحب اور ہم ایک میدان میں جمع ہو کر مباہلہ کرلیں واحد قہار جل وعلا سے امید واثق ہے کہ جھوٹے پر فوراً اپنا عذاب اوتاریگا وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

اور پھر کچھ بھی سہی اصلی مابہ النزاع اصل بنائے مخاصمت یہی آپ حضرات کے کفریات وضلالات و دیالات جنکا مختصر ذکر اتمام حجت نامہ میں ہے وہ کد مرگئے مناظرین جماعت کا مناظرہ تو بدستور قائم ہے کہ آپنے ایکبار بھی اونکی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا۔ ہم عرض کر چکے کہ بار حیثیت مقصود نہیں اللہ و رسول کے واسطے تحقیق حق منظور ہے آپ اگر حق پر ہیں ستر سوالات کے جواب منصفانہ دیجئے اور ہمیں بھی اپنے ساتھ لیجئے ورنہ حق قبول دیجئے اور اپنے ساتھ عوام کا دین برباد نہ کیجئے۔ اتنی سی بات ہے ادھر ادھر کی لمبی چوڑی پیرنے کی حاجت نہیں۔ اب وقت مقرر کیجئے اور مولوی ابو الکلام و

مولوی عبدالباری و عبدالماجد صاحبان جمع ہو جائیں اور تشریف لائیں یا ہمیں بلائیں اتنوا ونکا وہ جلسہ ہو بھی کا جسمیں نصرانی طرز کی تقلید نہی مناظر کو پانچ منٹ گنکر دئے جاتے اور اول کے بعد غالبان مناظرہ بولنے نہ پائے حق کا صاف ہونا چاہتے ہو تو راہ حق یہ ہے والسلام علی من اتبع الہدی۔

اراکین جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

# نادان بھولی انجمن

آقا نے ایک احمق نوکر رکھا تنخواہ مقرر کی اور کہا خوش ہوں گے تو اضافہ کر دیں گے۔ اونٹ گم گیا نوکر نے بالاخانے پر جا کر آقا سے پوچھا اونٹ یہاں تو نہیں آیا۔ اونھیں ہنسی آئی۔ کہا اضافہ کیجئے۔ اہل سنت کے کتنے بیانات اعلانات شاہد ہیں کہ مشرکین سے وداد واتحاد۔ غلامی انقیاد اور غیر اعتماد کسی امر دینی میں استعانت واستمداد اونکی جیس تعظیمین جس طرح ہو رہی ہیں وہابیہ سے میل دیوبندیہ سے اختلاط اونکی تعظیمین صدارت رکنیت وغیرہا امور برباد کن دین و بیخکن اسلام ہیں۔ ان باتوں میں مسلمانوں کو ان سے نزاع ہے اور جب تک وجوہ نزاع قائم اتفاق ناممکن۔ کیا خلاف کمیٹی ان سب باتوں سے بازائی کیا ان سے بچی توبہ خالع کر دی کہ اہل حق کو اپنی شرکت کی طرف بلاتی ہے۔ کیا مولوی سید سلیمن اشرف صاحب نے ان امور کو جائز بتایا تھا۔ کیا مسئلہ حمایت سلطنت اسلام وحفاظت اماکن مقدسہ وترک موالات کفار کہ خالص دینیات ہیں۔ انھیں مشرکین سے اتحاد منایا تھا کہ بھولی انجمن اضافہ مانگتی ہے۔ طرفہ یہ کہ طالب شرکت خود مائۂ فساد وفرقہ بندی یعنی دیوبندی یا اونکے بندہ وبندی۔ آپ کے اسی جلسے کے دوران میں اہل حق کا اعلان چھپا۔

پیارے نبی علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کی پیاری آواز اور اسمیں کھولکر بتادیا گیا کہ کمیٹی دین الٰہی میں اپنے اختراعوں ۔ افتراؤں سے اوس حدیث صحیح کی مصداق ہے کہ آخر زمانے میں دجال کذاب آئیں گے جو وہ باتیں لائیں گے کہ مسلمانوں کے باپ دادا نے

بھی نہ سُنیں۔ مسلمان اون سے دور رہیں اونھیں اپنے سے دور کریں کیا کمیٹی نے اون باتوں سے توبہ شائع کردی یا حکم نبوت منسوخ کرنے آئی ہم ہزار بار کہہ چکے اور ہمیشہ کہیں گے اور اب بھی

## اعلان

ہے کہ مشرکین وہابیہ و دیوبندیہ کو قطعاً دفع کردو خالص سنی رہجاؤ اور تمام کفریات وضلالات وبالات سے جنکے مرتکب ہورہے ہو توبہ چھاپکر بازآؤ سلطنت اسلام واماکن مقدسہ کی حفاظت جائز وممکن ومفید طریقوں سے چاہیے ہم تمہارے ساتھ ہیں بلکہ تمہاری خدمت کو حاضر ہیں۔

## مُطالبہ

جناب مسٹر ابوالکلام آزاد صاحب نے جناب مولوی سید سلیمن اشرف صاحب سے عاجز اگر برسر جلسہ اقرار کردیا کہ تمام کفار سے موالات مطلقاً حرام ہے اب کیوں نہیں ہنود سے مقاطعہ کیا جاتا فوراً اسپر عمل کیجئے اور اعلان چھاپیے حرام پر اصرار کو جناب مولوی عبدالباری صاحب کفر لکھ چکے ہیں۔

## مؤاخذہ

اوسی جلسہ میں جناب آزاد صاحب علانیہ یہ انکھی بھی فرماچکے ہیں کہ گاندھی کا پس رویت پرست اور گاندھی اوسکابت اتہواس سے بازآیئے اور مولوی عبدالباری صاحب سے بھی بت پرستی چھڑائیے۔

## تقاضا

آسمان وزمین کے مالک کی قسم کہ اتمام حجت تامہ نہ ری ہارجیت کے لئے نہیں تحقیق حق کیواسطے ہے کمیٹی کا جلسہ کیا جائے ویجے جناب مولوی عبدالباری وجناب ابوالکلام آزاد وعبدالماجد بدایونی صاحبان تو نہیں گم گئے اب اوتسے جواب کیلیے کہ بات صاف ہونے پر یا ہم آپ کے شریک ہوجائیں گے یا آپ ہمارے۔

# اطلاع

جناب مولوی سید سلیمان اشرف صاحب کو رئیس وفد جماعت مناظرین کہنا غلط ہے ارا کین جماعت اپنے مطالبوں کی بنا پر اتمام حجت تامہ کا مناظرہ کرنے تشریف لیگئے تھے جنھیں وقت ندیا گیا اور مولانا سید سلیمان اشرف صاحب اپنے انفرادی خط کی بنا پر فقط۔

ارا کین عت جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ علیہ افضل الصلاۃ والثناء

۱۴ رجب ۱۳۵۹ھ

## نامی مہ ناجناب مولانا مولوی حافظ حکیم محمد نعیم الدین صاحب جو جلسہ کی کیفیت واقعیہ کو ظاہر کرتا ہی اور کذابوں کے

## کذب کا پردہ کھولتا ہی

سلام نیاز کے بعد گذارش حضور سے رخصت ہوکر مکان پہنچا

سیدی دامت برکاتہم

یہاں ارکین نے اتمام حجت تامہ کا مطالعہ کیا فی الواقع یہ سوالات فیصلہ ناطقہ ہیں اور یقیناً ان سوالات نے مخالف کو مجال گفتگو اور راہ جواب باقی نہیں چھوڑی۔

میں سچ عرض کرتا ہوں اور بقسم عرض کرتا ہوں کہ اس مکالمہ میں ایسی بیّن اور زبردست فتح ہوئی ہے جسکا کبھی تصور بھی نتھا۔ وہ بے معنی پرجوش مجمع جو گاندھی اور شوکت علی کے خلاف کوئی بات سننا گوارا ہی نہیں کرتا۔ محمد علی جناح اور لاجپت رائے کو یہ میسر نہیں ہے کہ ایک کلمہ خلاف کا زبان سے نکال سکیں۔ ناگپور میں شوکت علی کو مولانا نہ کہنے اور مسٹر کہنے پر محمد علی جناح کو نیم شیما و غیرت غیرت کے آوازے سننے پڑے۔ اور بریلی کے جلسہ کیلئے تو تمام ہندوستان میں شور مچایا گیا تھا اور اخباروں اشتہاروں کے ذریعہ سے بہت جوش پھیلا دیا گیا تھا۔ ہزار مولوی ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ اس مجمع میں روبرو کھڑے ہوکر خلافت کمیٹی کے تمام ارا کین کا ایسا صریح خلاف کرسکتے۔ اگر یہ جلسہ بریلی میں نہوتا تو یہ بات میسر نہ آتی۔ مگر بے شبہہ یہ حضرت کی کرامت اور حضرت کے فضل و کمال کی ہیبت تھی کہ ابوالکلام جیسے زبان آور شخص کو مجمع میں یہ سب کچھ سننا پڑا۔ میرا خیال ہے کہ ضرور

ابوالکلام کو اتحاد جمعت کے مطالعہ کا موقع مل چکا تھا۔ اور اوسی نے اون میں ہمت باقی نہ چھوڑی تھی حقیقۃ الامر یہ ہے کہ یہ لوگ ترک موالات کو حکم شریعت سمجھکر نہیں مانتے ہیں یہ تو مسلمانوں کو اپنے موافق کرنے کے لئے آیتیں تلاوت کر لیتے ہیں مانتے تو ہیں گاندھی کا حکم سمجھکر یہی وجہ ہے کہ ترک موالات کیساتھ ہنود سے موالات فرض سمجھتے ہیں آج تمام ہندوستان جانتا ہے کہ خلافت کمیٹی صرف گورنمنٹ سے ترک موالات بتاتی ہے۔ اور ہنود سے موالات بلکہ اونکی رضامیں فنا ہوجانا ضروری قرار دیتی ہے۔ اور اسپر ہمیشہ مجمعوں میں زور دئے جاتے ہیں۔ اخباروں میں اسپر مضامین کس شد و مد سے لکھے جاتے ہیں۔ اور یہ خلافت کمیٹی کا مقصود اعظم اور پہلا نصب العین ہے۔ خلافت کمیٹی گاندھی کی بدولت تو وجود ہی میں آئی اوسکے اشاروں پر تو چل ہی رہی ہے پھر ہنود سے ترک موالات حرام و کفر ہو تو کیوں نہو۔ کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں ہے کہ ابوالکلام نے بھرے مجمع میں صاف الفاظ میں اقرار کیا کہ بیشک یہ حالات تمام کفار و مشرکین سے ممنوع و حرام ہے جیسے نصاریٰ سے ناجائز ایسی ہی ہنود سے ناجائز کون کہتا ہے کہ آیۂ مستثنہ سے موالات غیر محاربین کا جواز نکلتا ہے کس ذمہ دار شخص نے ایسا کہا ہے اگر ہندوستان کے ۲۲ کروڑ ہندو سب کے سب گاندھی ہوجائیں اور مسلمان اونکو اپنا رہنما بنائیں تو یہ بت پرست ہیں اور سب کے سب بت یہ تقریر پر زور الفاظ کیساتھ ابوالکلام نے اوس مجمع میں کی جہاں ہندو بکثرت موجود تھے مگر اونپر ایسا خوف غالب تھا کہ وہ اونکی دلداری بھول گئے اور یہ انکی کہنے لگے اگر اور کچھ نہو تا صرف اتنی ہی بات ہوتی جب بھی میں کہہ سکتا تھا کہ ہماری زبردست فتح و کامیابی اور اونکی حد درجہ کی ذلت و شکست ہوئی مجمع کو یہ باور کرانیکے لئے کسی دلیل کے کیا معنی اشارہ کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ خلافت کمیٹی محبت ہنود کو جزو ایمان سمجھتی ہے۔ وہ مجمع ہندوؤں سے ترک موالات کی فرضیت ابوالکلام کی زبان سے سنکر کیا اس بات کا اندازہ نہ کر سکا کہ اسپر کیسا خوف غالب ہے کہ یہ خلافت کمیٹی کے اصل اصول اور سنگ بنیاد ہی کو اوکھاڑے پھینکے دیتے ہیں۔ جو منظر میری آنکھوں نے دیکھا حضرت کے سامنے اوسکی تصویر پیش کرنے سے عاجز ہوں۔ اس ایک ہی اقرار نے اونکی اور جمعیتہ العلماء کے تمام مجمع کی عزت و آبرو کو خاک میں ملادی۔ پھر کفریات کا شمار اور قربانی کے مسئلہ میں خلافت

---

* یہ بیان ابوالکلام کے اوس تقریر کا ہے جو انہوں نے ۱۹ نومبر کو مسجد رسالہ اور دہلی کے مسلمانوں کی طرف سے ہندوؤں کے اعزاز کے لئے دیا تھا اور جسکا خلاصہ ہم اوپر دے چکے ہیں ۱۲ منہ

کمیٹی اور جمعیۃ العلماء دونوں کو مجرم قرار دینا مولوی عبدالماجد صاحب کے شانہ پر ہاتھ رکھکر یہ کہنا کہ میاں تمھاری بھی کمر دیں پھر اون کے فکر بنانے کا ذکر کرکے اوسپر کفر کا حکم لگانا۔ مولوی عبدالباری صاحب پر کفر کا حکم لگانا کفریات کا ذکر کرنا اور ابوالکلام کا سب سے جان چرانا کسی کا جواب نہ دینا یہ اونکے مبہوت اور حواس گم کردہ ہونے کی دلیل نہیں اونکے عجز تام اور لاجواب محض ہوجانے کا اٹل ثبوت نہیں تو کیا ہے۔ کیا وہ ایسا ہی خاموش ہوجانیوالا شخص ہے کیا کسی دوسرے مقام پر بھی اونکو ایسا ہی دبا سکتے تھے۔

بریلی میں جمعیۃ العلماء کے جلسے میں اس اعلان کے ساتھ ابوالکلام اور تمام جمعیت کے موئد پر اونکے کفر کے حکم لگائے جائیں اور وہ سب دوختہ وہاں ہوں۔ یقیناً یہ حضرت کی کرامت اور حق کی شاندار عظیم الشان فتح ہے۔

فتح میں کیا کسر رہ گئی کیا ابوالکلام اپنے موئد سے یہ بھی کہدیتے کہ میں ہار گیا۔

جسوقت ابوالکلام تقریر کررہے تھے میں اونکی برابر بیٹھا تھا میں دیکھ رہا تھا کہ اونکا بدن بید کی طرح لرز رہا ہے یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ اوس مقابلہ کا اثر تھا یا اونکی ایسی عادت ہی ہے۔ مجمع مولوی سلیمان اشرف صاحب کی تقریر کو دل لگا کر سن رہا تھا۔ لوگوں کی شکایت ہورہی تھی کہ مولانا بلند آواز سے تقریر فرمائیں یہانتک اچھی طرح آواز نہیں پہنچتی۔ اللہ اکبر کے نعرے لگائے جاتے تھے یہ اثر دیکھکر خود ابوالکلام سبحان اللہ اور جزاک اللہ کہتے جاتے تھے۔ دوسرے روز اگرچہ جمعیۃ العلماء کا جلسہ نمتھا کانگریس کا جلسہ تھا وہ دوسری چیز ہے مگر جو مقرر ہندو ہو یا مسلمان وہ کل کی خفت مٹانے اور بگڑی ہوئی بات کو بنانیکے درپے رہا اور کوئی صورت بات بنانیکی خیال میں زائی بجز اسکے کہ ہم مسرت کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ حضرت آئے اور انھوں نے شرکت فرمائی۔ اور صلح ہوگئی۔ روانگی کیوقت بریلی کے اسٹیشن پر ایک تاجر صاحب نے مجھسے کہا کہ ابوالکلام جسوقت بریلی سے جارہے تھے میں اونکے ساتھ تھا وہ یہ کہتے جاتے تھے کہ اونکے جسقدر اعتراض ہیں حقیقت میں سب درست ہیں ایسی غلطیاں کیوں کیجاتی ہیں جنکا جواب نہوسکے اور اونکو اسطرح گرفت کا موقع نہ ملے میں اپنی اس مسرت کا اظہار نہیں کرسکتا جو مجھے اس فتح سے حاصل ہوئی۔ میدان مولوی سلیمان اشرف صاحب کے ہاتھ رہا۔ حضرت کے

غلاموں کی ہمت قابل تعریف ہے۔ حضرت مولانا حامد رضا خاں صاحب نے ابوالکلام سے فرمایا کہ آپ تو توبہ کیجئے۔ اونھوں نے کہا کس چیز سے فرمایا اپنے کفریات سے یہ سنکر وہ بھوچکا ہوگئے اور کہنے لگے میں نے کیا کفر کیا ہے اوسوقت کسی کی نظر میں ابوالکلام ایک طالب علم کی برابر بھی نہیں معلوم ہوتے تھے ایک طرف سے مولانا بربان میاں اعتراض کرتے ہیں ایک طرف سے مولوی حسنین رضا خانصاحب الزام دیتے ہیں وہ سوائے قسمیں کھانے اور اپنے اوپر لعنت کرنے کے اور کچھ جواب ہی نہیں دیسکتے۔ یہ تمام کارروائی کرکے مولانا حامد رضا خانصاحب اون سے دستخطی تحریر چاہی۔ اونھوں نے روداد میں چھاپنے کا وعدہ کیا اونھوں نے فرمایا کہ جبتک ہمارے ان ننانوے سوالات کے جواب نہ ملیں اور ہر شخص اپنے اپنے کفریات سے توبہ نکرے اوسوقت تک ہماری آپکی صلح نہیں ہوئی۔

یہ نہایت زبردست باتیں تھیں اور حضرت کے صدقے میں ابوالکلام صاحب کو بالکل دبا لیا تھا۔ اب ضرورت ہے کہ جلد سے جلد انکی اشاعت کیجائے۔ اگرچہ وہ مضمون بڑھ گیا ہے لیکن روداد جلسہ کی صورت میں چھاپا جائے۔ اور آخر میں مطالبہ کیا جائے کہ جن باتوں کا ابوالکلام نے اقرار کیا ہے مثلاً منہود سے ترک موالات اوسپر عمل کرکے دکھائیں اور اپنی تحریر میں اوس اقرار کو شائع کریں اور جن کفریات سے مجمع عام کے اندر سکوت کیا گیا ہے وہ سب کے مسلم کفر ہوئے۔ اگر جواب ہوتا مجلس مناظرہ میں کس دن کیلئے اوٹھا رکھا جاتا نیز یہ کہ مولوی حامد رضا خانصاحب نے ننانوے سوالوں کے جواب کا جو مطالبہ کیا تھا اوس کا جلد سے جلد جواب دیا جائے۔ یہ روداد کثیر تعداد میں بہت جلد شائع ہو تو نہایت بہتر۔ والسلام

حضور کا حلقہ بگوش

نسیم

# جانسوز فریاد حرم بدربار کرم

تم سے فریاد ہے سرکار رسالت میری
کیجے گمراہون کے حملون سے حفاظت میری

نام کے ہین جو مسلمان وہ عدو ہین میرے
انکے دل مین نہین واللہ محبت میری

ہین یہ سورج کے غلامان نہین میرے طالب
دھوکے دینے کو یہ بنتے ہین جماعت میری

آپ ہی تو یہ نصارے کے مدد گار بنے
آپ ہی روتے ہین چھپ چھپ کے مصیبت میری

آپ کہتے ہین کہ اللہ نے ارشاد کیا ق
اب کبھی کفر سے ہوگی نہ معیت میری

آپ ہی کرتے ہین مونہہ بھر کے خدا کی تکذیب
دست کفار مین گا گا کے حکومت میری

جنگ بلقان مین چندے کے کیے لاکھون ہضم
نہ تو ترکون کی مدد کی نہ اعانت میری

انکو دعوے ہے کہ اسلام کو چمکاتے ہین
کیا کبھی پس رو گاندھی تھی شریعت میری

تخ[illegible] سنایا جو مین میرے بخواہ
مشرکون سے یہ کرائینگے حمایت میری

فتح بغداد پہ جب تار نصارے کو دیے
حیف اوس وقت نہ یاد آئی مصیبت میری

فتح بغداد سے غم مجھکو ہوا اونکو خوشی
واہ کیا خوب نباہی ہو رفاقت میری

نجدیون ہی نے ستم پہلے بھی مجھپر ڈھائے
دل سے ابتک نہ گئی انکے عداوت میری

اب بھی بدبخت وہی مجھپہ ستم کرتے ہین
چاہتے ہین کہ ہو برباد عمارت میری

انکے ظلمون نے تو بیحد مجھے مظلوم کیا
ہوگی محشر مین خدا سے یہ شکایت میری

مجھکو بتخانہ کا ہمدم سمجھتے ہین یہی
حاصل اسکو ہے بتاتے ہین زینت میری

عمر آیات و احادیث مین جتنی گزری
بت پرستی پہ چڑھادی یہ کی حرمت میری

چاہتے ہین کہ مقدس بنین سنگم پر یاگ
میری مانند مقابل مرے صورت میری

گنگا جمنا کی زمینون کو مقدس بولین
معبد کفر کو دیتے ہین طہارت میری

بت پرستون کو مساجد مین کیا واعظ دین
بس چلے گا تو بنائینگے یہی گت میری

گاندھی کو بھیجدیا حق نے نذر کرکے
انکے کفرون سے مکدر ہے طبیعت میری

خطبۂ جمعہ مین داخل کرین مدح مشرک
مجھ مین بت رکھ کے مگر جائینگے حرمت میری

گئو ماتا کو بچاتے ہین یہ قربانی سے
مشرکون سے یہ ہے الفت کہ محبت میری

لکھتی مشرک کی اوٹھاتے ہین دھرم سے تو کہین
رشیوۂ کفر ہے یہ یار ہے طرز نفیت میری

رام لچھمن پہ چڑھین پھول تلک لگوائین
انکے ماتھون سے چمکتی ہی عداوت میری

پوجنے کیلئے قرآن کو مندر لیجائین
بت پرستو۔ نہ رہی تم کو ضرورت میری

ساتھ قرآن رکھا ڈولے مین رامائن کے
کیون نہ بت خانہ سے پھر چاہو محبت میری

تمکو مجھ سے مجھے اب تم سے علاقہ کیا ہی
کیون نہ بیزار ہو اب تم سے جماعت میری

بیٹھ دیکر مجھے پھر میری مدد کا دعوے
مونہ ہو گنگا کی طرف اور امانت میری

انھین دنیا کے طلبگارون نے لیڈر بنکر
لاکھون چندے کے ڈکارے ہین بدولت میری

فخر سے کہتے ہین ہر دم کہ ہین رہبر گاندھی
معترض ہوتی ہے جب اس سے جماعت میری

تو نصارے کا طرفدار بتاتے ہین اسے
کیا نہین ہے یہ کھلے بندون اہانت میری

گاندھوی فرقہ مرا نام نہ لے دور الگ
نہ مجھے تیری نہ تجھکو کوئی حاجت میری

صاحب فتح تبین ہین مرے مولی پیارے
اب ہوئی اب ہوئی سرکار سے نصرت میری

المشتہر فقیر غریب اللہ قادری رضوی بریلوی

عکس : رسالہ دوامع الخیر صفحہ ۶۲ تا ۶۴